صدق و سداد کی اہمیت

(فرمودہ ۳۰ جنوری ۱۹۲۲ء)

۳۔ جنوری ۱۹۲۲ء ملک احمد حسین ولد ملک غلام حسین صاحب ساکن قادیان کا نکاح مسمات نیاز بیگم بنت بابو عبد الرحیم صاحب احمدی ساکن خورم گجر تحصیل راولپنڈی سے مہر مبلغ سات سو روپیہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھا۔ ؎۱

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا میں کئی قسم کی نیکیاں ہوتی ہیں جن میں سے بعض کا نتیجہ بالواسطہ ملتا ہے جیسے نماز ہے۔ یہ قانون نیچر میں داخل نہیں کہ جو نماز پڑھے گا اس کو ظاہر میں ضرور انعام ملے گا۔ مگر بالواسطہ اس کا انعام مقرر ہے اگر نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کی جائے تو خدا تعالیٰ کسی رنگ میں اس کا بدلہ دیتا ہے۔ کبھی رزاقی کی صفت کے ماتحت، کبھی مالکی کی صفت کے ماتحت، کبھی کسی اور صفت کے ماتحت مگر یہ لازمی نتیجہ نہیں جو قانون قدرت کے طور پر بر آمد ہو بلکہ خدا اپنی قدرت کے ماتحت کوئی انعام عطا فرماتا ہے یا روزہ ہے اس کا نتیجہ کسی معیّن صورت میں نہیں نکلتا۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ کے ہاں روزہ مقبول ہو تو اس کا کسی اور رنگ میں بدلہ دے گا مگر بعض امور ایسے ہیں کہ ان کا لازمی نتیجہ طبعی صورت میں ایک ہی ہوتا ہے۔ مثلاً جو گندم بوئے گا اس کا نتیجہ گندم ہی ہو گا۔ خدا کی حکمت یہ نہیں کرے گی کہ گندم بوئے تو چنے پیدا ہو جائیں۔ اسی رنگ میں بعض اخلاقی نیکیاں ہیں کہ ان کا معیّن صورت میں ایک بدلہ مل جائے گا۔ مثلاً سچ بولنا۔ چوری نہ کرنا ان کے نتائج معیّن بھی ہیں۔ جو سچ بولتا ہے لوگ اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ جو چوری

نہیں کرتا اس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے اس لئے کوئی شریف آدمی کبھی جھوٹ نہیں بولے گا اور نہ کبھی چوری کرے گا۔ وہ خیال کرے گا کہ جھوٹ بولوں گا تو میرا اعتماد اٹھ جائے گا اور چوری کروں گا تو پکڑا جاؤں گا۔ یہ نیکیاں ہیں مگر ان کے چونکہ طبعی معیّن نتائج مقرر ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کو بھی نہ مانتا ہو مگر وہ جھوٹ نہ بولتا ہو اور چوری سے پرہیز کرتا ہو یا اسی طرح قتل کا فعل ہے علاوہ شرعی گناہ کے اس کا ایک طبعی ظاہر نتیجہ بھی ہے اس لئے ضروری نہیں کہ ایک قاتل نہ ہو اور خدا کو بھی نہ مانتا ہو کیونکہ جو قاتل ہو اس کو سوسائٹی رد کردیتی ہے۔ اخلاق سے پیش آنا، اور امانت و دیانت کی پاس داری علاوہ خدا تعالیٰ کی رضاء کے ظاہر میں بھی اس کا ایک نتیجہ ہے ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کو نہ مانتا ہو مگر دوسروں سے اخلاق و محبت سے پیش آئے اور دیانت اور امانت سے کام لے۔ پس بعض امور کا نتیجہ طبعی طور پر معیّن ہے اور بعض کا معیّن نہیں مخفی ہے اور پھر ان درجات میں بھی اختلاف ہے۔ بعض مخفی اور مخفی تر ہوتے ہیں اور بعض ظاہر اور ظاہر تر ہوتے ہیں اور جو جس درجہ کی نیکی ہو اس کے نتائج بھی اسی قسم کے ہوتے ہیں مثلاً چوری ایک بدی ہے اس کا فوری نتیجہ ہے۔ سچائی نیکی ہے اس کا فوری نتیجہ ہے مگر نماز ایک نیکی ہے لیکن اس کا نتیجہ جو گو اعلیٰ ہے مگر مخفی ہے اس کے تارک کو جو عذاب ملے گا وہ بھی ظاہر ہونے والا نہیں۔ ثواب کی بھی دو قسمیں ایک نیکی کا کام کیا جاتا ہے مگر دنیا کے لئے اور ایک اللہ اور رسول کے لئے جو دنیا کے لئے کام ہیں ان کا ثواب فوراً مل جاتا ہے۔ مثلاً سچائی کا اگر اس میں نیت خدا کی رضاء کا حصول بھی کرلیا جائے تو اس کا ثواب اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا۔ [۲] جو شخص قول سدید پر دونوں رنگ میں عمل کرتا ہے یعنی اس لئے بھی کہ صداقت اچھی ہے اور اس لئے بھی کہ اس سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے اس کو بہت ثواب ملتا ہے۔ یورپ والے قریباً دہریہ ہیں مگر ان کا تجارت کے معاملہ میں صداقت اور سداد پر عمل ہے۔ ان سے لاکھوں کی چیز منگواؤ تو کوئی فریب کا اندیشہ نہیں۔ اس لئے ان کی تجارت کو فروغ ہے۔ اگر ناقص چیز ہو تو وہ لکھ دیں گے کہ یہ چیز ناقص ہے اس لئے ہم نے قیمت کم کردی ہے۔ اگر پسند نہ ہو تو واپس بھیج دیں خرچ ہمارا۔ اس بارے میں وہ نقصان کا بھی خیال نہیں کرتے مگر اور لوگ تجارت میں اس اصول کے پابند نہیں اس لئے ان کی تجارت تباہ ہورہی ہے۔ یورپ کے اس اصول میں گو خدا کی رضا مدنظر نہیں اس

لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ [۳] مسلمانو! یہ تو تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں کہ سچ بولو اس لئے کہ تم اس پر عمل کرتے ہو اور ہر شریف سچ بولنے کو پسند کرتا ہے کیونکہ اس کے طبعی نتائج ظاہر ہیں لیکن ہم ایک زائد بات بتاتے ہیں کہ تقویٰ اللہ کو مدنظر رکھو۔ کیونکہ سدید کہتے ہیں ہر پیچ سے مبرا صاف سیدھی راستی کی بات۔ ممکن ہے کہ ایک بات سچی ہو مگر اس میں پیچ رکھا گیا ہو کہ موقع پر اس سے نکل جائیں مگر سدید بات میں اس کی بھی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس میں ہر مخفی دھوکے سے اجتناب ہوتا ہے اسلئے فرمایا کہ تم قول سدید پر عمل کرو اور زائد بات یہ ہے۔ کہ خدا کے تقویٰ سے بھی کام لو کہ خدا کی رضاء حاصل ہو۔ یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ۔ اعمال کو درست کردے گا۔ یہ سداد پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔ لیکن اگر سداد کے ساتھ تقویٰ ہوگا تو اس کا نتیجہ اس سے زائد ہوگا وہ یہ کہ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ تمہارے کئی قسم کے گناہ اور کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات تم پر جلوہ گر ہوں گی۔ اگر قول سدید پر عمل کرتے ہوئے تقویٰ اللہ بھی مدنظر ہو تو نقصان کچھ بھی نہیں۔ طبعی نتائج ضرور ملتے ہیں اسلئے فرمایا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ اگر قول سدید پر عمل کرتے ہوئے تقویٰ اللہ بھی مدنظر ہوگا تو جو کامیابی ہوگی وہ محض قول سدید پر عمل کرنے والے لوگوں سے بہت زیادہ ہوگی جن کو سچائی کے طبعی نتائج پر یقین ہے۔ گویا سداد پر عمل کا ایک تو طبعی نتیجہ ہوگا اور ایک تقویٰ پر عمل کرنے سے شرعی ثواب بھی مل جائے گا۔ نکاح کے خطبہ میں رسول کریم ﷺ نے اس آیت کو پڑھ کر ادھر توجہ دلائی کہ اس موقع پر زیادہ پابندی سداد اور تقویٰ کی ضرورت ہوتی ہے افسوس ہے کہ وہ جن کو کہا گیا تھا کہ تم سداد پر تو عمل کرتے ہی ہوگے وہ اس پر عمل نہیں کرتے۔ اور خصوصاً نکاحوں میں سداد کی پابندی نہیں کی جاتی۔ کہا جاتا ہے کہ اب بات ڈھکی رہے۔ پھر ظاہر ہو جائے گی۔ اس سے علاوہ دنیاوی نقصان کے خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہی کرنی پڑے گی۔ اگر اس گر کو مدنظر رکھا جائے تو انسان بہت سے ثواب حاصل کرسکتا ہے۔

(الفضل ۹۔ مارچ ۱۹۲۲ء صفحہ ۵، ۶)

[۱] ۲۳ جنوری ۱۹۲۲ء صفحہ ۲
[۲] الاحزاب: ۷۱
[۳] الاحزاب: ۷۱، ۷۲